سورة التَّكَاثُر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡہٰکُمُ التَّکَاثُرُ ۙ ﴿۱﴾ حَتّٰی زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ؕ ﴿۲﴾

کَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ ﴿۳﴾ ثُمَّ کَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ؕ ﴿۴﴾

کَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡیَقِیۡنِ ؕ ﴿۵﴾

لَتَرَوُنَّ الۡجَحِیۡمَ ۙ ﴿۶﴾

ثُمَّ لَتَرَوُنَّہَا عَیۡنَ الۡیَقِیۡنِ ۙ ﴿۷﴾

ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ یَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِیۡمِ ٪ ﴿۸﴾

مطالعہ حدیث

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَا أَخْشَى عَلَيْكُمُ الْفَقْرَ، وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمُ التَّكَاثُرَ

وَمَا أَخْشَى عَلَيْكُمُ الْخَطَأَ، وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمُ التَّعَمُّدَ

رواه أحمد، والبيهقي في شعب الإيمان، والحاكم وصححه الألباني.

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا میں تم پر فقر و فاقہ سے نہیں ڈرتا، لیکن میں تمہارے تکاثر و تفاخر سے ڈرتا ہوں اور مجھے تم پر غلطی کا اندیشہ نہیں بلکہ مجھے تم پر جان بوجھ کر (گناہوں میں ملوث ہونے کا) اندیشہ ہے

سورة التَّكَاثُر
سورۃ کا نام التَّكَاثُر۔ جو پہلی آیت سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں مال و دولت کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی طلب
اس کو سورۃ المغیرہ کے نام سے بھی یاد کیا گیا ہے
مقامِ نزول - مفسرین کی اکثریت کے نزدیک یہ سورت مکی ہے اگرچہ بعض نے اس مدنی بھی کہا ہے ۔ اس کا مضمون اور انداز بیان مکی سورتوں جیسا ہے
مرکزی مضمون
لوگوں کو اس حقیقت سے آگاہ کرنا کہ مال و دولت اور دیگر دنیوی فوائد کے حصول میں ایسا انہماک کہ عمریں اسی میں کھپ جائیں اور آخرت کی بازپرس کا خیال تک نہ آئے، بہت بڑی ناعاقبت اندیشی اور زبردست خسارے کا سودا

سورة التکاثر

- سورۃ القارعۃ اور سورۃ التکاثر اپنے مضمون کے لحاظ سے توام (Pair) ہیں
- سورۃ القارعۃ - میں لوگوں کو اس حقیقت سے خبردار کیا گیا کہ قیامت بالکل اچانک برپا ہو گی اور ان کے دروازوں پر آ دھمکے گی اور انھیں قبروں سے اٹھا کر ان کے اعمال کے (محاسبے کے) لحاظ سے انکے لیئے جنت اور جہنم کا فیصلہ سنا دیا جائیگا
- سورہ التکاثر- کا موضوع اسی قیامت کے حوالے سے انھیں متنبہ کرنا ہے کہ دنیا کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی خواہش نے ان کو اس سب سے بڑی حقیقت سے غافل کر دیا ہے۔ وہ اگر جانتے کہ محاسبے کا یہ دن ان سے زیادہ دور نہیں ہے تو اس سے ہر گز اس طرح غافل نہ ہوتے

سورة التَّكَاثُر

آیات ۱ تا ۵

زیادہ سے زیادہ مال و دولت حاصل کرنے کی طلب مقصد زندگی سے غافل کر دیتی ہے

آیات ۶ تا ۸

اس تکاثر کا بنیادی سبب عقیدۂ آخرت سے انکار کرنا ہے

اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ ①

اَلۡهٰكُمُ - غافل کردیا تمہیں مادہ - ل ھ و

- لَهُو - کھیل-ایسی مصروفیت جو انسان کو کسی اچھے عمل سے غافل کردے (کھیل کود، مشغلہ، بہلاوا)
- لَهَا يَلۡهُو - کھیلنا، شوقین ہونا، دل بہلانا
- اَلۡهٰى يُلۡهِىۡ غافل کرنا، کھیل تماشے میں مصروف کردینا (١٧)
- لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ (سورة الأنبياء) ان کے دل کھیل میں پڑے ہوئے ہیں
- يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِاللَّهِ
- مومنو! تمہارا مال اور اولاد تم کو خدا کی یاد سے غافل نہ کردے

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ ①

- اردو میں : لہو و لعب

التَّكَاثُرُ - کثرت کی خواہش نے

- كَثَرَ يَكْثُرُ ، كَثْرًا تعداد یا مقدار میں زیادہ ہونا
- تَكَاثَرَ يَتَكَاثَرُ ، تَكَاثُرًا مال و دولت کی کثرت میں ایک دوسرے کا مقابلہ کرنا (باب تفاعل - form III)
- باب تفاعل - میں باہم ایک دوسرے پر کثرت حاصل کرنے کا مفہوم شامل ہے
- اردو میں : کثیر، کوثر (خیرِ کثیر)، حوضِ کوثر، کثرت، اکثر

اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ ①
تم کو زیادہ سے زیادہ اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دنیا
حاصل کرنے کی دھن نے غفلت میں ڈال رکھا ہے
The mutual rivalry for piling up (the good things
of this world) diverts you (from the more serious
things),

اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ ﴿۱﴾

- لہو اور تکاثر
- **لھو** (معنی کھیل کود اور غفلت) ۔ لیکن یہ ایک اسلامی اصطلاح ہے
- اس کا اطلاق ہر اس کام پر ہوتا ہے جس کی مشغولیت اور دلچسپی مقصد زندگی یا فرائض سے غافل کر دے۔ آنپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے
- كُلُّ لَهْوٍ بَاطِلٌ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ طَاعَةِ اللَّهِ
- ہر لہو جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے غافل کر دے وہ باطل یعنی گناہ ہے

اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ ﴿۱﴾

- لہو اور تکاثر
- تکاثر کا اطلاق تین چیزوں پر ہوتا ہے۔
  1. زیادہ سے زیادہ کثرت حاصل کرنے کی کوشش کرنا
  2. کثرت کے حصول میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرنا
  3. کثرت حاصل ہو جانے کی صورت میں دوسروں پر فخر جتانا
- یعنی انسان صرف کثرت کا خواہش مند نہیں بلکہ وہ ایسی کثرت کا خواہش مند ہے جو اسے دوسروں پر بڑائی کا موقع دے۔ اور وہ اس کثرت سے دوسروں پر فخر جتا سکے
- یہ تصریح نہیں فرمائی گئی کہ تکاثر میں کس چیز کی کثرت مراد ہے؟

اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾

- لہٰذا تکاثر کے مفہوم میں وسعت پائی جاتی ہے اور اَلۡهٰكُمُ کے مخاطب بھی محدود نہیں بلکہ ہر زمانے کے لوگ اپنی انفرادی حیثیت سے بھی اور اجتماعی حیثیت سے بھی اس کے مخاطب ہیں۔
- تکاثر کے مصداق - ہر زمانے میں تھوڑی بہت کمی بیشی ہوتی رہی
- تکاثر کے مصداق - مال اور دولت، مویشی، اونٹ اور گھوڑے، کثرتِ اولاد/رجال (Manpower)، جاہ و حشمت (Status) ، زرعی زمینیں اور جائیدادیں (Farms and Ranches)، سامانِ عیش و آسائش کا حصول (Luxuries of life)، طاقت کا حصول (Power)، ذرائع آمد و رفت اور تجارت پہ کنٹرول (Control of trade routes) ، ہوس ملک گیری (Expansionism)، حصولِ تفوّق (Urge to dominate) ....

اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ ﴿۱﴾

- ان چیزوں کے حصول کی بڑھی ہوئی خواہش اور اس ان کے لیئے روبہ عمل کوششوں اور کاوشوں کو قرآن نے **تکاثر** کا نام دیا
- **تکاثر** مذموم کیوں ؟
  - اس تکاثر کی دھن نے انسان کو مقصد زندگی سے تہی دامن کر دیا
  - اخلاقی حدود اور اخلاقی پابندیوں سے بے تعلق کر دیا
  - اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حوالے سے عائد ہونے والے فرائض مال و دولت کی ہوس کی نذر ہوگئے
  - قرابت کے تمام حقوق نظرانداز ہوگئے
  - دولت، طاقت اور عزت زندگی کی کامیابی کے عنوان بن گئے۔

اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾

- **تکاثر** مذموم کیوں؟
  - حکومتوں اور ملکوں کی سطح پر زیادہ سے زیادہ طاقت کا حصول، زیادہ سے زیادہ ہتھیار فراہم کرنے کی فکر میں انسانی وسائل جھونک دیئے گئے
  - چھوٹے ملکوں کی تجارت پر غلبہ اور ان کے پاس قدرتی وسائل پر قبضہ ترقی کی علامت بن گیا
  - اس میں مسلم اور غیر مسلم کی تخصیص نہ رہی، امت مسلمہ بھی اسی کا شکار ہو گئی
  - ہر طرف معیارِ زندگی کے بت کی پرستش ہونے لگی
  - ڈاکٹر علامہ محمد اسدؒ کا اس سورۃ پہ غور و فکر اور اس کا نتیجہ.......

اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ ①

- يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ أَوْ أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ
- ابن آدم کہتا ہے کہ یہ میرا مال ہے۔ یہ میرا مال ہے حالانکہ (اے ابن آدم) تیرا مال تو صرف وہی ہے جو تو نے صدقے کے طور پر دے دیا، کھا کے ختم کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا۔
(حدیث حسن صحیح ۔ جامع ترمذی: جلد دوم: حدیث نمبر 1305)
- عن ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ صحیح بخاری: جلد سوم: حدیث نمبر 1384
اگر آدمی کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں، تو وہ تیسری تلاش کرے گا اور ابن آدم کے پیٹ کو صرف مٹی ہی بھرتی ہے اور اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ کو قبول کرلیتا ہے

أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ ﴿١﴾

- تکاثر کے نتیجے میں لہو۔ اس کے عواقب اور نتائج ہیں
- زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۗ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ عِندَهُ حُسْنُ الْمَآبِ ۔ 3/14
- قُلْ إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ 9/24

حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَؕ ﴿٢﴾

حَتّٰى - یہاں تک کہ

زُرۡتُمُ - جا پہنچے تم

- زَارَ یَزُوْرُ ، زِیَارَةً: زیارت کرنا - جانا
- اردو میں : زائر (زیارت کرنے والا) ، مزار (زیارت گاہ)

الۡمَقَابِرَ - قبروں میں　　**مقابر** - مقبرہ کی جمع

- اردو میں : قبر، قبور، مقبرہ، مقابر

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ ﴿٣﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ ﴿٤﴾

كَلَّا - ہرگز نہیں

سَوْفَ - عنقریب

تَعْلَمُوْنَ - تم جان لوگے

ثُمَّ - پھر

كَلَّا - ہرگز نہیں

سَوْفَ - عنقریب

تَعْلَمُوْنَ - تم جان لوگے

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ ﴿٣﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ۗ ﴿٤﴾
ہرگز نہیں، عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا
پھر (سن لو کہ) ہرگز نہیں، عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا
But nay, you soon shall know (the reality).
Again, no indeed; but soon you shall know

حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَؕ ﴿۲﴾

- کثرت کی خواہش موت تک جاری رہتی ہے
- کثرت مال کی کوشش، پھر دوسروں سے آگے بڑھنے کی ہوس اور دوسروں کے مقابلے میں فخر جتنانے کی خواہش میں پوری زندگی گزر گئ
- اس دوڑ میں انسان کارل مارکس کا وہ معاشی حیوان بن جاتا ہے جس کی ساری زندگی پیسہ کمانے اور پھر پیسہ خرچ کرنے کے نت نئے طریقے دریافت کرنے میں گزر جاتی ہے
- اس غفلت کے بعد آدمی کے لیے ممکن نہیں رہتا کہ وہ جنت کے حصول کے لیئے وہ سوچے ، منصوبہ بندی کرے، اس پہ روبہ عمل ہو

حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَؕ ﴿۲﴾

- جنت کا حصول ایک بعید تصور بن جاتا ہے۔اس لیے کہ ساری توجہ تو دنیا کے Competition میں لگ گئی
- دل سے جنت کی خواہش ہی نکل جاتی ہے۔اور جس دل سے جنت کی خواہش نکل جائے، وہ کبھی جنت میں نہیں جا سکتا۔
- اس بات کو عیسیٰ علیہ السلام نے یوں بیان کیا ہے :
- ‘اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے نکل جانا اس سے آسان ہے کہ دولتمند خدا کی بادشاہی (یعنی جنت) میں داخل ہو۔” (کتاب متی)
- تکاثر نے اس قدر غافل کیا کہ اس عظیم حقیقت کا سامنا کرنے کا وقت آگیا

حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَؕ ﴿۲﴾

- ان آیات کی ندا !
- حالت مدہوشی میں سرپٹ دوڑنے والو، لاپرواہی کی حالت میں مال واولاد کی کثرت اور دنیا کے سازوسامان کی بہتات کے لئے جدوجہد کرنے والو !
- تم توان سب چیزوں کو اسی جہاں میں چھوڑ کر جانے والے ہو
- مشغولیتوں میں دھوکہ کھانے والو، مال واولاد کو چھوڑ کر جانے والے ہو
- ایک ایسے چھوٹے سے گڑھے، قبر میں جانے والو !
- قبر میں تو نہ مال ہوگا، نہ اولاد ہوگی اور نہ وہاں کوئی فخر ہوگا اور اظہار برتری ہوگا، جاگو، اور دیکھو، غور کرو.

كَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡيَقِيۡنِ ؕ ﴿۵﴾

كَلَّا - ہرگز نہیں

لَوۡ - کاش

- لَو : حرفِ تمنا - حرفِ شرط (اگر) کے طور بھی آتا ہے

تَعۡلَمُوۡنَ - تم جانتے

عِلۡمَ الۡيَقِيۡنِ - علمِ یقین

- یقین : کسی چیز (یا امر) کو سمجھنے کے بعد اسکے متعلق دل میں پورا اطمینان پیدا ہونے کا نام یقین ہے

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝٥
ہرگز نہیں ! اگر تم جانتے (یعنی) علم الیقین (رکھتے تو
غفلت نہ کرتے)
Nay, were you to know with certainty of mind,
(you would beware!)
محمد اقبال

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝٥

- ## غفلت کا اصل سبب

- زندگی کا اصل ہدف مال و دولت کی کثرت، عہدہ و منصب کی بہتات اور معیارِ زندگی کو اونچا کرنے کی ہوس۔ساری زندگی اسی کے حصول میں کھپ جاتی ہے حتیٰ کہ موت کا بلاوا آجاتا ہے، لیکن کبھی اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی

- اس کی حقیقی وجہ یہ ہے کہ تمہارے اندر یہ یقین پیدا نہیں ہو رہا کہ کبھی آخرت بھی آئے گی۔اور تمہیں اپنی زندگی کے ہر عمل کا حساب دینا ہوگا۔ اس نے تمہیں دنیا طلبی کا مریض بنا دیا ہے۔کاش تمہارے اندر یقین کی کچھ بھی رمق پیدا ہوتی تو تمہاری غفلت کے پردے اتنے دبیز نہ ہوتے۔

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ط ﴿۵﴾

- یقین کے تین درجے
- علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین
- علم الیقین - کسی خبر کو سن کر یا دلائل میں غور و فکر کرنے سے یقین حاصل ہو، اس کو علم الیقین کہتے ہیں
- عین الیقین - کسی چیز کو دیکھ کر جو یقین حاصل ہو اس کو عین الیقین کہتے ہیں
- حق الیقین - تجربہ سے جو یقین حاصل ہو، اس کو حق الیقین کہتے ہیں

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ؕ ۝۵

- غفلت کا اصل سبب - عدم یقین

- یقیں افراد کا سرمایہ تعمیر ملت ہے
  یہی قوت ہے جو صورت گر تقدیرِ ملت ہے

- خدائے لم یزل کا دست قدرت تو زباں تو ہے
- یقین پیدا کر اے غافل کہ مغلوب گماں تو ہے

- یقین مثلِ خلیل آتش نشینی یقیں اللہ مستی خود گزینی
  سن اے تہذیب حاضر کے گرفتار غلامی سے بتر ہے بے یقینی

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۙ ⑥

لَتَرَوُنَّ ۔ضرور تم دیکھوگے　　لام تاکید　　نون مشدّد/ ثقیلہ

- عربی میں انتہائی تاکید کا صیغہ :
- لَ + فعل (Verb) + نَّ
- تاکید + مضارع (Imperfect tense) + مشدّد / ثقیلہ
- رَاٰی یَرٰی رُؤْیَةً : دیکھنا
- اردو میں : ریا، رویت، رویا، مرآة، مرئی، غیر مرئی، رائے

الْجَحِيْمَ ۔ دوزخ، جہنم

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيۡنَ الۡيَقِيۡنِ ۙ﴿۷﴾

ثُمَّ - پھر

لَتَرَوُنَّهَا -ضرور بہ ضرور تم دیکھوگے اُسے

عَيۡنَ الۡيَقِيۡنِ -یقین کی آنکھ سے

لَتَرَوُنَّ الۡجَحِيۡمَ ۙ ﴿٦﴾
ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيۡنَ الۡيَقِيۡنِ ۙ ﴿٧﴾
جان لو تم ضرور دیکھو گے جہنّم کو۔
پھر (سن لو کہ) تم بالکل یقین کے ساتھ اُسے دیکھ لوگے
you shall certainly see Hell-Fire!
Again, you shall see it with certainty of sight!

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۧ ۸

ثُمَّ - پھر

لَتُسْـَٔلُنَّ - ضرور تم سے سوال کیا جائے گا

- سَالَ يَسأَل ، سُؤالاً : پوچھنا، استفسار کرنا
- اردو میں : سوال، سائل، مسئول، مسئلہ، مسائل

يَوْمَئِذٍ - اس دن

عَنِ النَّعِيْمِ - نعمتوں کے بارے میں

- النعیم: نعمت، راحت، عیش۔ مراد اللہ تعالیٰ کی جملہ نعمتیں۔

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَىِٕذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ع ۸
پھر ضرور اُس روز تم سے اِن نعمتوں کے بارے میں
جواب طلبی کی جائے گی
Then, shall you be questioned that Day about
the bliss (you enjoyed)

ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ يَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِيۡمِ ﴿۸﴾

- نعمتوں کا حساب
- اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں بندوں کو دی ہیں ان کے بارے میں جواب دہی مومن و کافر سب ہی کو کرنی ہو گی۔
- جن لوگوں نے کفران نعمت نہیں کیا اور شکر گزار بن کر رہے وہ اس محاسبہ میں کامیاب رہیں گے
- جن لوگوں نے اللہ کی نعمتوں کا حق ادا نہیں کیا اور اپنے قول یا عمل سے یا دونوں سے ان کی ناشکری کی وہ اس میں ناکام ہوں گے۔
- آپ ﷺ نے ٹھنڈے پانی اور کھجور کے بارے میں بھی فرمایا کی ان کا حساب دینا ہو گا

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝٨

○ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

قَالَ عَفَّانُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ حَمَلْتُكَ عَلَى الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَزَوَّجْتُكَ النِّسَاءَ وَ جَعَلْتُكَ تَرْبَعُ وَ تَرْأَسُ فَأَيْنَ شُكْرُ ذَلِكَ

مسند احمد: جلد چہارم: حدیث نمبر 3162

○ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے ابن آدم میں نے تجھے گھوڑوں اور اونٹوں پر سوار کرایا عورتوں سے تیرا نکاح کروایا اور میں نے تجھے مہلت دی کہ تو ہنسی خوشی آرام و راحت سے زندگی گزارے ان تمام چیزوں کا شکر کہاں ہے؟

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ﴿٨﴾

- تم سے پوچھا جائے گا کہ یہ نعمتیں تم نے کہاں سے حاصل کیں۔ کہاں ان کو خرچ کیا
- کیا اللہ کی اطاعت کرکے حاصل کیا اور اللہ کی اطاعت میں خرچ کیا؟
- یا اللہ کی معصیت کرکے حاصل کیا اور معصیت میں خرچ کیا
- حلال راستہ سے کمایا اور حلال راہ میں خرچ کیا یا حرام راستہ سے کمایا اور حرام میں خرچ کیا؟
- کیا تم نے ان نعمتوں کا شکر ادا کیا؟ کیا ان کا حق ادا کیا۔ کیا اس میں دوسروں کو شریک کیا یا خود ہی استعمال کرتے رہے۔

ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ يَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِيۡمِ ﴿٨﴾
○ حدیث میں آتا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
○ لَا تَزُوۡلُ قَدَمَا عَبۡدٍ حَتّٰى يُسۡأَلَ عَنۡ عُمُرِهٖ فِيۡمَا اَفۡنَاهُ وَعَنۡ عِلۡمِهٖ فِيۡمَا فَعَلَ وَعَنۡ مَالِهٖ مِنۡ اَيۡنَ اِكۡتَسَبَهٗ وَفِيۡمَا اَنۡفَقَهٗ وَعَنۡ جِسۡمِهٖ فِيۡمَا اَبۡلَاهُ۔ (ترمذی ابواب لزهد)۔
○ (قیامت کے دن) بندے کے قدم ہٹ نہ سکیں گے، جب تک کہ اس سے ان باتوں کے بارے میں پوچھ نہ لیا جائے گا، اس کی عمر کے بارے میں کہ کس چیز میں گزاری، اس کے علم کے بارے میں کہ کہاں تک اس پر عمل کیا، اس کے مال کے برے میں کہ کہاں سے کمایا اور کس چیز میں خرچ کیا اور اس کے جسم کے بارے میں کہ کس چیز میں بوسیدہ کیا۔

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ﴿٨﴾

- کن چیزوں کے بارے میں پوچھا جائے گا ؟
- امن اور صحت کی بازپرس ہوگی (حدیث- عن عبداللہ بن مسعودؓ)
- مال ، وقت ، علم کا سوال ہوگا (حدیث)
- آنکھ ، کان اور جسمانی صحت کے متعلق سوال ہوگا (عبداللہ بن عباسؓ)
- دنیا کی ہر لذت کا سوال ہوگا (مجاہدؒ)
- اللہ نے جو بھی نعمت عطا فرمائی ہے اس کی بازپرس کرے (قتادہؒ)
- جو گیہوں کی روٹی کھاتا ہے اور (سردی و گرمی سے بچنے کے لیے) اسکو سایہ میسر ہے اور صاف پانی پیتا ہے تو یہ ایسی نعمت ہے جس کی بازپرس ہوگی۔ (علیؓ)

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝٨

- کن چیزوں کے بارے میں پوچھا جائے گا؟
- بندہ سے جس طرح مال کے متعلق بازپرس ہوگی اسی طرح اسکے مرتبہ کے متعلق بھی ہوگی۔ (مرفوعاً - طبرانی)
- بندہ اگر ایک قدم بھی چلے گا تو اس سے پوچھا جائیگا کہ اس قدم اٹھانے سے تیرا مقصد کیا تھا؟ (ابن عباسؓ - ابو نعیمؒ)
- قیامت کے دن مؤمن سے اس کی تمام کوششوں کی بازپرس ہوگی، یہاں تک کہ آنکھوں میں سرمہ لگانے کی بھی۔ (حدیث - ابو نعیم و ابن ابی حاتم)
- بندہ جو خطبہ دے گا اللہ اس کے متعلق بازپرس کرے گا کہ کس مقصد سے ایسا کیا تھا، - (حدیث مرسل - رواہ البیہقی)